واقفینِ نَو کی کلاس

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور پروگرام کے مطابق واقفین نَو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس شروع ہوئی۔ اس کلاس میں 325 خدام واقفین نَو نے شمولیت کی سعادت حاصل کی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جو عزیزم انیق احمد شاہد نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم راحیل احمد نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ اور اس کا اردو ترجمہ عزیزم شرجیل خالد نے پڑھا۔ بعدازاں عزیزم سفیر احمد نجم نے رسالہ الوصیت سے خلافت کے بارہ میں حضرت اقدس مسیح موعود کے مبارک ملفوظات پڑھ کر سنائے۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام

آسماں پر دعوت حق کے لئے اک جوش ہے
ہو رہا ہے نیک طبعوں پر فرشتوں کا اتار

عزیزم نعمان احمد خاں نے خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

یوم خلافت کا خصوصی موضوع

آج 27 مئی یوم خلافت ہے۔ یوم خلافت کی مناسبت سے اس وقف نَو کلاس کا امسال کا موضوع ”جرمنی میں خلفائے حضرت مسیح موعود کے دورہ جات اور ان کی نصائح“ تھا۔ ہر مضمون کے ساتھ ساتھ TV پر خلفاء کے دورہ جات اور مصروفیات کی تصاویر بھی پیش کی گئیں۔

سب سے پہلے ”جرمنی میں احمدیت کا آغاز اور حضرت مصلح موعود کا مبارک دورہ“ کے عنوان سے عزیزم عاصم بلال عارف نے اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

ایک مرتبہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا میں خدام کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ سال میں ایک دن ”خلافت ڈے“ کے طور پر منایا کرے۔ اس میں یہ خلافت کے قیام پر خدا تعالیٰ کا شکریہ ادا کریں اور اپنی پرانی تاریخ کو دہرایا کریں۔ اسی طرح وہ رؤیا کشوف بیان کئے جایا کریں جو وقت سے پہلے خدا تعالیٰ نے دکھائے اور جن کو پورا کر کے خدا تعالیٰ نے ثابت کر دیا کہ اس کی برکات اب بھی خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں“۔ (الفضل یکم مئی 1957ء)

جرمنی میں احمدیت

سرزمین جرمنی پر سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ آپ کی ذاتی توجہ اور کوششوں سے یہاں احمدیت کا پودا لگا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شدید خواہش تھی کہ جرمنی میں جلد احمدیت پھیلے۔ جیسا کہ 1941ء میں مجلس مشاورت سے خطاب کرتے ہوئے حضورؓ نے فرمایا:

”مَیں تو سمجھتا ہوں کہ اگر جنگ (یعنی Second World War) میں جرمنی کو شکست ہوئی تو اس کے بعد تبلیغ کا بہترین مقام جرمنی ہوگا۔ جرمن قوم تین سو سال سے آگے بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے اور اس غرض کے لئے اس نے بڑی بڑی قربانیاں کی ہیں مگر ابھی تک وہ اپنے ارادہ میں کامیاب نہیں ہوسکی۔ اگر اس جنگ میں بھی اسے کامیابی حاصل نہ ہوئی تو ہم اسے بتاسکیں گے کہ خدا نے تمہاری ترقی کا کوئی اور ذریعہ مقرر کیا ہوا ہے جو سوائے اس کے کچھ نہیں کہ تم خدا کے دین میں داخل ہو جاؤ۔ ...... پس میں سمجھتا ہوں جرمن قوم کا اس شکست میں دینی لحاظ سے بہت بڑا فائدہ ہے اور عنقریب تبلیغ کے لئے ہمیں ایک ایسا میدان میسر آنے والا ہے جہاں کے رہنے والے باتیں نہیں کرتے بلکہ کام کرتے ہیں اور زبانی دعویٰ نہیں کرتے بلکہ عملی رنگ میں قربانیاں کر کے دکھاتے ہیں“۔

1922ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلے مربی مکرم مولوی مبارک علی صاحب بنگالی کو اور بعد میں حضرت ملک غلام فرید صاحب ایم اے کو جرمنی بھجوایا اور اگلے ہی سال حضورؓ نے برلن میں پہلی مسجد بنانے کا فیصلہ فرمایا اور اس کا سنگ بنیاد بھی رکھ دیا گیا۔ لیکن سرزمین جرمنی کی بدقسمتی کہ جرمنی کے معاشی حالات بہتر نہ ہونے کی وجہ سے یہ پراجیکٹ مکمل نہ ہوسکا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1945ء میں Second World War کے بعد تین واقفین زندگی کو جرمنی کے لئے منتخب کیا اور انہیں اس مقصد کے لئے لندن روانہ فرمایا لیکن جرمنی کے سیاسی حالات کے باعث وہ جرمنی نہ آسکے۔ البتہ چند دنوں کے ویزے پر جرمنی آتے جاتے رہے۔ 1949ء میں چوہدری عبداللطیف صاحب یہاں تشریف لے آئے اور ہمبرگ میں جماعت کا ایک مستقل مشن قائم ہوگیا۔

حضرت مصلح موعودؓ کا دورہ جرمنی

بالآخر سرزمین جرمنی کی صدیوں کی محرومی اپنے اختتام کو پہنچی جب اس سرزمین پر پہلی مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک خلیفہ کے قدم پڑے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلی مرتبہ 15 جون 1955ء کو جرمنی تشریف لائے اور دو دن قیام کے دوران نیورن برگ اور فرینکفرٹ تشریف لے گئے۔ ہالینڈ سے واپسی پر آپؓ 25 جون کو ہمبرگ تشریف لے گئے جہاں آپ تین دن تک قیام فرما رہے۔ اس تمام دورہ میں جہاں آپ نے احمدی احباب کو ملاقات کا شرف بخشا وہاں جرمنی میں تبلیغ اور مساجد کے متعلق بہت سے منصوبے بھی بنائے گئے۔ ہمبرگ میں ایک استقبالیہ میں حضورؓ نے فرمایا: ”جرمن قوم کا کیریکٹر بلند ہے اور انہوں نے ہمبرگ شہر کو اتنی جلدی تعمیر کرلیا ہے۔ جرمن قوم اس زندہ روح کے ساتھ ضرور جلد از جلد اسلام کو جو خود اس روح کو بلند کرنے کے لئے تعلیم دیتا ہے قبول کرے گی“۔ نیز آپ نے فرمایا: ”اسلام یورپ کے لئے مناسب حال مذہب ہے اور خاص طور پر جرمنی کے لئے عالمگیر مذہب ہونے کی بناء پر اسلام کا مستقبل جرمن میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ اسلامی روح جرمنی میں زندہ ہے“۔

آپ نے احمدیہ جرمن مشن ہمبرگ کی Visitor's Book میں مندرجہ ذیل ریمارکس تحریر فرمائے۔

”خدا تعالیٰ تمہیں ہمبرگ میں ایک موزوں مسجد تعمیر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس کو جرمنی کے تمام لوگوں کے لئے اور خاص طور پر یہاں کے نومسلموں کے لئے ایک مرکز بنائے آمین۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے مطابق یورپ یقینی طور پر اسلام کی طرف توجہ کر رہا ہے۔ خدا تعالیٰ جرمنی کے نومسلموں کو اپنی برکات میں سے حصہ عطا فرمائے اور ان کو لاکھوں لاکھ کی تعداد میں بڑھاتا چلا جائے یہاں تک کہ جرمنی میں ان کی اکثریت ہوجائے۔ آمین“۔

یہ اس مبارک دورہ کا نتیجہ ہی تھا کہ ابھی دو سال بھی نہیں گزرے تھے کہ 1957ء میں ہمبرگ میں پہلی مسجد ”مسجد فضل عمر“ اور 1959ء میں فرینکفرٹ میں ”مسجد نور“ کا افتتاح بھی ہوگیا۔

حضرت مصلح موعود کی جرمنی میں اشاعت حق کی شدید خواہش کا اظہار ان دونوں مواقع پر بھیجے گئے پیغامات سے بھی ہوتا ہے۔ مسجد نور کے افتتاح کے موقع پر آپ نے تار بھیجا جس میں تحریر فرمایا:

”مَیں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ اسلام جرمنی میں سرعت کے ساتھ پھیلے۔ آمین“۔

اسی طرح مسجد فضل عمر ہمبرگ کے افتتاح کے موقع پر آپ نے اپنے صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کو بھجوایا اور اپنے پیغام میں تحریر فرمایا:

”میرا ارادہ ہے اللہ تعالیٰ مدد کرے تو یکے بعد دیگرے جرمنی کے بعض شہروں میں بھی مساجد کا افتتاح کیا جائے۔ امید ہے مرزا مبارک احمد مولوی عبداللطیف صاحب سے مل کر ضروری سکیمیں اس کے لئے بنا کر لائیں گے تاکہ جلدی مساجد بنائی جائیں۔ خدا کرے کہ جرمن قوم جلد اسلام قبول کرے اور اپنی اندرونی طاقتوں کے مطابق جس طرح وہ یورپ میں مادیت کی لیڈر ہے روحانی طور پر بھی لیڈر بن جائے۔ ...... ہم ایک مربی یا درجنوں نومسلموں پر مطمئن نہیں بلکہ چاہتے ہیں کہ ہزاروں لاکھوں مبلغ جرمنی سے پیدا ہوں اور کروڑوں جرمن باشندے اسلام قبول کریں تا اسلام کی اشاعت کے کام میں یورپ کی لیڈری جرمن قوم کے ہاتھ میں ہو۔ اَللّٰھُمَّ آمِیْن“

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ اور جرمنی کے دورہ جات

اس کے بعد عزیزم حارث خالد نے ”حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے جرمنی کے دورہ جات اور نصائح“ کے موضوع پر اپنا مضمون پیش کرتے ہوئے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سترہ سالہ دَورِ خلافت میں جرمنی کے 6 دورہ جات فرمائے۔ سب سے پہلا دَورہ 1967ء میں پھر 70ء، 73ء، 76ء، 78ء اور آخری دورہ 1980ء میں فرمایا۔ یعنی ہر دوسرے یا تیسرے سال سرزمین جرمنی حضورؒ کے بابرکت وجود سے فیض پاتی رہی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

ستمبر 1967ء میں پہلے دورے سے قبل حضورؒ نے اس دورہ کے مقاصد کے بارہ میں فرمایا:

”یہی میرے سفر کا مقصد ہے۔ میں کھل کر ان سے بات کرنا چاہتا ہوں...... کہ یہ پیشگوئیاں ہیں جو پوری ہوچکی ہیں اور یہ وہ واقعات ہیں جن کے پورے ہونے کا انسان تصور بھی نہیں کرسکتا تھا اس وقت جس دن یہ اعلان کیا گیا تھا کہ یوں واقع ہوگا اور یہ ایک سلسلہ ہے یوں ہوگا، یوں ہوگا، یوں ہوگا اور اس کے آخر پر یہ ہے کہ غلبۂ اسلام ہوگا۔ وہ غلبۂ اسلام خدا کے فیصلہ کے مطابق اس دنیا میں ضرور ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس کو دنیا کی کوئی طاقت مٹا نہیں سکتی“۔

جرمن قوم کے بارہ میں بشارت

پہلے مبارک دورہ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جرمنی میں احباب جماعت کو اپنا ایک مبشر خواب بھی سنایا کہ آپ جرمنی کے ایک عجائب گھر میں گئے ہیں جس کے ایک کمرہ میں مختلف اشیاء پڑی ہوئی ہیں۔ کمرہ کے درمیان میں پان کی شکل کا ایک پتھر ہے جیسے دل ہوتا ہے۔ اس پتھر پہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لکھا ہوا ہے۔ حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس کی یہ تعبیر فرمائی کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جرمن قوم اگرچہ اوپر سے پتھر دل یعنی دین سے بیگانہ نظر آتی ہے مگر اس کے دلوں میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیت موجود ہے۔

اس دورہ کے اختتام پر 25/اگست 1967ء کو ربوہ میں خطبہ جمعہ دیتے ہوئے آپ نے جرمنی جماعت کے بارہ میں فرمایا:

”جب میں وہاں کے احمدیوں کے حالات بتاؤں گا کہ وہاں اللہ تعالیٰ کس قسم کی جماعت تیار کر رہا ہے اور اس جماعت سے مل کر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے نہایت خوشی کے سامان پیدا کئے اور آپ کے لئے بھی غور طلب ہے کہ وہ اب آپ کے پہلو بہ پہلو کھڑے ہوگئے ہیں“۔

1973ء کے تیسرے مبارک دورہ کے دوران ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے آپؒ نے فرمایا:

”ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم محبت اور پیار کے ساتھ دنیا کے دل جیتیں گے۔ اب دنیا کی نجات اسلام کے ساتھ وابستہ ہوچکی ہے جو کامل ترین اور آخری مذہب ہے“۔

نیز حضورؒ نے یہ بھی فرمایا کہ:

”آئندہ پچاس سال تک جرمن قوم اسلام قبول کر لے گی“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہماری ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے یورپ کے پہلے دورہ کے بعد ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:

”ہر احمدی کو دنیا کا رہبر اور قائد اور استاد بننے کی اہلیت اپنے اندر پیدا کرنی پڑے گی اور پیدا کرنی چاہئے۔ کیونکہ آج بھی دنیا کو ان سے کہیں زیادہ تعداد میں استادوں اور مبلغین کی ضرورت ہے جو آج ہمارے پاس ہیں۔ لیکن وہ زمانہ آنے والا ہے جب اس ضرورت کی ہماری موجودہ اہلیت کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہ ہوگی بلکہ دنیا لاکھوں آدمی مانگے گی۔ دنیا جماعت احمدیہ سے یہ کہے گی کہ ہم سیکھنے کے لئے تیار ہیں تم ہمیں آکر سکھاتے کیوں نہیں؟ کیا جواب ہوگا آپ کے پاس اگر آپ ان کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں گے؟ ...... پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ دنیا کماتے ہوئے بھی اتنا دین سیکھ لیں کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کے بندے کی آواز آپ کے کان میں پہنچے...... تو آپ میں سے ہر ایک اس قابل ہو کہ انہیں اسلام سکھا سکے اور اس بات کا عزم اپنے دل میں رکھتا ہو کہ وہ دنیا کے ہر کام کو چھوڑ دے گا اور اسلام سکھانے کے لئے جہاں ضرورت ہوگی چلا جائے گا“۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ستمبر 1967ء)

(باقی آئندہ)